46557 ـ معاصی کے مرتکب شخص کا امامت کروانا

سوال

ہماری مسجد کا امام حافظ قرآن ہے لیکن وہ اپنی داڑھی کا اکثر حصہ منڈواتا ہے اور ایک لائن سی باقی رہنے دیتا ہے، اور اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والے مقتدی دینی طور پر اس سے بہتر معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ حافظ قرآن نہیں.

اول:

کیا اس امام کی یہ بدعت ـ داڑھی کا اکثر حصہ منڈوانا ـ نماز کو باطل کر دیتی ہے، جس کی بنا پر اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کی نماز بھی باطل ہو گی ؟

دوم:

اگر اس کی نماز صحیح ہے تو کیا ہم اسے تبدیل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں چاہے نیا امام حافظ نہ بھی ہو ؟ اس وجہ سے ہماری مسجد میں کئی ایک مشکلات پیدا ہو چکی ہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس طرح کے امام کے پیچھے نماز ادا نہیں کرنی چاہیے، اور بعض کا کہنا ہے کہ اس کے پیچھے نماز ادا کرنا واجب ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

داڑھی کا کچھ حصہ یا مکمل داڑھی منڈوانا اور کٹوانا معصیت و گناہ ہے جس کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے، اہل علم کے اجماع کے مطابق اگر معصیت کا مرتکب شخص مثلا داڑھی منڈوانے والا یا کوئی اور شخص صحیح طریقہ اور مشروع طریقہ کے مطابق نماز ادا کرتا ہے تو اس کی نماز صحیح ہے، اور اسی طرح اگر وہ شخص امام ہو تو علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق اس کے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کی نماز بھی صحیح ہے.

دیکھیں: تحفۃ الاخوان تالیف الشیخ عبد العزیز بن باز (114).

اس کی امامت صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ظلم و جور کرنے والے آئمہ کے پیچھے نماز ادا کی، چنانچہ عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما نے حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز ادا کی.

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اس کے لیے ۔ یعنی حجاج ۔ اتنا ہی کافی ہے کہ وہ فاسق تھا.

جب یہ ثابت ہے تو پھر کسی کے قول کا کوئی اعتبار نہیں کہ وہ کہتا پھرے ہمارے لیے واجب ہے کہ ہم اس امام کے پیچھے نماز ادا نہ کریں، بلکہ اگر اس کے پیچھے نماز ادا نہ کرنے کی بنا پر فساد یا تفرقہ اور نزاع اور اختلاف و شر پیدا ہوتا ہو تو اس امام کے پیچھے نماز ادا کرنا واجب ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" لیکن اگر اس کے پیچھے نماز ادا نہ کرنے سے مقتدی کا جمعہ اور نماز باجماعت جاتی رہے تو اس شخص کے پیچھے نماز ادا کرنی ترک نہیں کی جائیگی، لیکن ایسے بدعتی شخص کے پیچھے جو صحابہ کرام کا مخالف ہو، اور اسی طرح اگر امام کو حکمران نے مقرر کیا ہو اور اس کے پیچھے نماز ترک کرنے میں کوئی شرعی مصلحت نہ ہو تو اس کے پیچھے نماز ترک نہیں کی جائیگی، بلکہ اس کے پیچھے نماز ادا کرنا افضل ہے"

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (9 / 377).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی امام کو ناپسند کرنے والے لوگوں کی امامت کروانے کے متعلق کہتے ہیں:

" ہمارے اصحاب کا کہنا ہے: اس کی امامت اس وقت مکروہ اور ناپسند ہو گی جب لوگ اسے کسی ایسے کام کی بنا پر ناپسند کریں جو شرعی طور پر مذموم ہو، مثلا ظالم والی اور گورنر، یا پھر جو امامت کا مستحق نہ تھا لیکن اس نے امامت پر قبضہ کر لیا، یا پھر وہ نجاست اور پلیدگی سے اجتناب نہ کرتا ہو..

لیکن اگر ایسی کوئی چیز نہ ہو تو پھر کوئی کراہت نہیں... "

پھر امام نووی کہتے ہیں:

" ہم نے جو کہا ہے کہ اس کا امامت کروانا مکروہ ہے وہ امام کے ساتھ خاص ہے، لیکن وہ مقتدی جو اس کے پیچھے نماز ادا کرنا ناپسند کرتے ہیں ان کا اس امام کے پیچھے نماز ادا کرنا مکروہ نہیں " اھ

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 172 ـ 173).

دوم:

رہا امام کی تبدیلی کا مسئلہ اگر تو آپ اسے تبدیل کر کے کسی ایسے شخص کو امام بنا سکتے ہیں جو اس سے زیادہ دینی علم اور دین پر عمل کرنے والا ہو اور ایسا کرنے میں فساد اور فتنہ بھی پیدا نہ ہو تو ایسا کرنا بہتر ہے وگرنہ اسی

امام کو باقی رکھنا بہتر ہے.

علی الاعلانیہ طور پر معصیت کے مرتکب امام کو معزول کرنا اور امامت سے روك دینے کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ایك شخص امامت کروا رہا تھا کہ اس نے قبلہ رخ تھوك دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھ رہے تھے جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ شخص تمہیں نماز نہ پڑھائے"

اس کے بعد جب اس نے نماز پڑھانا چاہی تو لوگوں نے اسے منع کردیا اور اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے متعلق بتایا، اور اس نے اس کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جی ہاں "

راوی کہتے ہیں: میرے خیال میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا:

" یقینا تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (480) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

یہ اس وقت ہے جب ایسا کرنے سے کوئی اس سے بھی زیادہ فساد اور خرابی پیدا نہ ہو، لیکن اگر ایسا ہی تو پھر آپ اس کے پیچھے ہی نماز ادا کریں، اور امام کے فسق اور معصیت کی بنا پر آپ کا اس کے پیچھے نماز ادا نہ کرنا جائز نہیں، جیسا کہ بیان ہو چکا ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر انسان کے لیے ممکن ہو کہ وہ علانیہ اور ظاہری گناہ کرنے والے شخص کو امامت کے لیے آگے نہ کرے تو ایسا کرنا واجب ہے، لیکن اگر امام کو کسی دوسرے نے اس منصب پر فائز کیا ہو اور اسے امامت سے ہٹانا ممکن نہ ہو، یا پھر اسے ہٹانا تو ممکن ہو لیکن ایسا کرنے سے امام میں پائی جانے والی خرابی سے زیادہ بڑا فساد اور خرابی لازم آئے، تو چھوٹی خرابی کو بڑی خرابی کے ساتھ دور کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی کسی خفیف کم ضرر و نقصان کو ختم کرنے کے لیے بڑے نقصان کو پیدا کرنا جائز ہے.

کیونکہ شریعت اسلامیہ تو مصالح اور ان کی تکمیل لے کے آئی ہے اور فساد و خرابی والی اشیاء کو بالکل ختم یا پھر

اس میں حسب الامکان کمی کی ہے"

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (9 / 377).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (13465) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .